10534-والدین لباس ٹخنوں سے نیچے کرنے پر اصرار کرتے ہیں

سوال

میں نے بہت ساری احادیث سنی اور پڑھی ہیں کہ سلوار وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنی واجب ہے، اور میں یہ سنت پوری کر رہا ہوں، لیکن اگر گھر والے چاہتے ہوں کہ ان کا بیٹا ایسا نہ کرے تو پھر حکم کیا ہو گا ؟
میرے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے، میرے والدین بہت ناراض ہوتے ہیں کہ میں چھوٹی پتلونیں پہنتا ہوں، اور والدین کو ناراض کرنا کبیرہ گناہ ہے، میرا گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کہ مجھے کیا فیصلہ کرنا چاہیے اور میں اس کے متعلق کیا کروں ؟
اسی طرح میری یہ بھی گزارش ہے کہ آپ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ان شاء اللہ کہ ملازمت ملنے کی صورت میں یہ لباس ملازمت کے مواقع پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، آپ مجھے یہ بھی بتائیں کہ میرے لیے والدین اور گھر والوں کی بات ماننی کب واجب ہے، یا کہ مجھے سنت کی پیروی کرنی چاہیے، اس موقف کے متعلق میرے دل میں ہر وقت کھٹکا رہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنے کو اسبال کہا جاتا ہے، اور یہ حرام ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" ٹخنوں سے نیچے تہہ بند اور چادر جہنم میں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5787).

اور اگر کوئی یہ کہے کہ :

میں اپنا کپڑا (یا پینٹ وغیرہ) تکبر سے نیچے نہیں رکھتا بلکہ یہ عادت سی بن چکی ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی سزا آگ ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور اگر اسبال یعنی کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہونے کے ساتھ اس تکبر اور اکڑ بھی ہو تو پھر اس کی سزا اور بھی زیادہ اور شدید ہے اور وہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوئی ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" اسبال چادر، اور قمیص اور پگڑی میں ہے، جس کسی نے بھی اس میں سے کچھ بھی تکبر کے ساتھ اتراتے ہوئے کھینچا اللہ تعالی روز قیامت اسکی جانب دیکھے گا بھی نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4085) سنن نسائی حدیث نمبر (5334) اس کی سند صحیح ہے.

دوم :

جب آپ کو علم ہوچکا کہ سلوار یا کوئی کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے، تو آپ اور ہر مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ حرام کام کے ارتکاب سے اجتناب کرے، اور خاص کر کبیرہ گناہ کے تو نزدیک بھی نہیں جانا چاہیے.

اور پھر لوگوں کو راضی اور خوش رکھنے کے لیے حرام کام کا ارتکاب کرنا ویسے ہی جائز نہیں، چاہے وہ آپ کے والدین میں سے ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ سبحانہ وتعالی کی معصیت ونافرمانی میں اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی کے کاموں میں ہے"

اسے امام نسائی اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (3921) اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (181) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھیں :

"جس کسی نے بھی اللہ تعالی کو راضی کرنے کے لیے لوگوں کو ناراض کیا تو اللہ تعالی اسے لوگوں سے کافی ہوجاتا ہے، اور جس کسی نے لوگوں کی راضی رکھنے کے لیے اللہ تعالی کو ناراض کیا تو اللہ تعالی اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے"

اسے امام ترمذی نے کتاب الزھد حدیث نمبر (2338) میں روایت کیا ہے.

اور آپ کا یہ خوف کہ کہیں ملازمت کا موقع نہ ضائع ہوجائے تو آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ رزق تو اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاتھ میں ہے، اور کوئی بھی جان اس وقت تک مرے گی نہیں جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے.

اور آپ اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ فرمان بھی یاد رکھیں :

.{اور جو کوئی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے عطا کرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہوجاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا، اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے}.الطلاق (2-3).

اور یہ خدشہ آپ کے لیے نافرمانی کرنے کا جواز فراہم نہیں کرتا کہ آپ کے لیے نافرمانی کرنی جائز ہوجائیگی.

اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ :

اگر میں حرام کام کرنے پر مجبور ہوجاؤں تو کیا میرے لیے یہ فعل جائز ہوجائیگا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

یہ یقین کرنا ضروری ہے کہ واقعتا مجبوری ہے بھی کہ نہیں، اگر تو معاملہ مجبوری تک پہنچ گیا ہے یعنی کوئی اس پر جبر کر رہا ہے اور انسان اسے کرنے پر مجبور ہو تو پھر اسکے لیے صرف اتنا جائز ہو گا جو اس کی ضرورت پوری کرے، اس سے زائد نہیں.

اس کی مثال یہ ہے :

باپ بیٹے سے کہے اگر تو نے اپنا کپڑا یا پینٹ ٹخنوں سے اونچی کی تو میں تمہیں گھر سے نکال دونگا، اور بیٹے کے پاس کوئی اور گھر نہیں جہاں وہ رہائش اختیار کر سکتا ہو، اور بیٹے کو یقین ہو یا اس کا ظن غالب یہ ہو کہ حقیقتا والد اپنی دھمکی پوری کریگا، تو اس حالت میں بیٹے کے لیے ٹخنوں سے نیچے کپڑا کرنا جائز ہو گا حتی کہ اللہ تعالی اس کے لیے وہاں سے نکلنے کی کوئی راہ بنا دے.

سوم :

اور آپ کا یہ کہنا کہ : "میں یہ سنت پوری کر رہا ہوں"

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ کپڑا اور پینٹ وغیرہ ٹخنوں سے اونچا رکھنا واجب ہے، نہ کہ صرف سنت، لیکن سنت یہ ہے کہ کپڑا اور تہہ بند سلوار وغیرہ نصف پنڈلی تک رکھی جائے، اور انسان کو اس سنت میں اختیار ہے کہ وہ چاہے اس پر عمل کرے یا چھوڑ دے، کیونکہ سنت کی تعریف علماء نے یہ کی ہے :

"جس پر عمل کرنے والے کو اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، اور ترک کرنے والے کو گناہ نہیں"

آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ جو آدھی پنڈلی تک پہنا جاتا ہے وہ تہہ بند ہے، اور توب اس طرح نہیں بلکہ اسمیں سنت یہ ہے کہ آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک ہو، اور اسی طرح پینٹ بھی ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک رکھنی چاہیے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تہہ بند کا ٹخنوں میں کوئی حق نہیں"

اسے نسائی نے کتاب الزینۃ حدیث نمبر (3529) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (4922) میں صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.